تاثرات

چند سال قبل دنیا بھر کے مسلمانوں نے نزول قرآن کی چودھویں صدی کا جشن ماہ رمضان المبارک میں بہت شان و شوکت سے منایا تھا، اور متعدد ممالک میں اس مبارک تقریب کو کامیاب بنانے میں مؤتمر عالم اسلامی نے بہت نمایاں حصہ لیا تھا اور اسی مؤتمر کی تحریک پر اس سال ۱۳ ارشوال کو حضرت امام بخاریؒ کا ۱۲۰۰ واں یوم ولادت بہت اہتمام سے منایا گیا۔ اس سلسلہ میں روسی ترکستان کے مشہور شہر تاشقند میں جو تقریبات ہوئیں وہ اس اعتبار سے خاص اہمیت کی حامل ہیں کہ ان میں شرکت کے لیے روسی حکومت نے مختلف ممالک کے علماء و محققین کو دعوت دی تھی۔ چنانچہ ۲۷ ممالک کے وفود یوم امام بخاری کی تقاریب میں شریک ہوئے، جن میں پاکستانی وفد بھی شامل تھا۔ پاکستان میں تقاریب کا یہ سلسلہ ایک ہفتہ تک جاری رہا اور مختلف اداروں اور اجتماعات میں امام بخاری کی دینی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ہدیۂ عقیدت پیش کیا گیا۔

قرآن پاک اسلامی شریعت کا سرچشمہ اور اسلامی نظام حیات کا اساسی دستور ہے، جس میں انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لیے بنیادی اصول اور احکام و ہدایات موجود ہیں۔ آسمانی صحیفہ میں احکام و ہدایات کی جزئیات و تفصیلات اور تشریحات نہیں سما سکتیں، اس لیے قرآن پاک میں ہماری رہنمائی کے لیے یہ واضح فرما دیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سب انسانوں کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ یعنی حضورؐ کی پوری زندگی اور ان کا ہر عمل قرآن مجید کے احکام و ہدایات کی عملی تفسیر و تعبیر ہے۔ قرآن مجید میں بہت سے احکام مجمل طور پر بیان فرمائے گئے ہیں اور ان کی تفصیل آنحضرتؐ نے بیان فرمائی ہے۔ اگر ان تفصیلات کو نظر انداز کر دیا جائے، تو قرآن مجید کے ان احکام پر عمل ہی نہ ہو سکے گا۔ گویا کتاب اور سنت لازم و ملزوم ہیں، اور اسی وجہ سے حدیث نبویؐ کو شریعت اسلامی میں اساسی اہمیت حاصل ہے۔ امام بخاری نے اپنی ساری زندگی خدمت حدیث کے لیے وقف کر دی اور سالہا سال کی محنت شاقہ کے بعد انھوں نے صحیح احادیث کا مستند ترین مجموعہ مرتب کیا جو اسلامی دنیا میں سب سے زیادہ مقبول

ہوا اور امام بخاری کے اسی کارنامے کی بنا پر ان کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

امام بخاری کا پورا نام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل ہے۔ وہ عباسی خلیفہ امین الرشید کے عہد میں ۱۳ر شوال ۱۹۴ھ، ۲۱ر جولائی ۸۱۰ء کو ترکستان کے مشہور تاریخی شہر بخارا میں پیدا ہوئے اور ۳۰ر رمضان ۲۵۶ھ، ۳۱ر اگست ۸۷۰ء کو سمرقند کے قریب خرتنگ میں داعیِ اجل کو لبیک کہا۔ بخارا میں دینی علوم کا بہت چرچا تھا۔ امام بخاری کے والد اسماعیل بخاری بھی عالم حدیث اور امام مالک کے شاگرد تھے۔ امام بخاری کی تعلیم و تربیت پر بہت توجہ کی گئی۔ وہ نہایت ذہین اور محنتی تھے۔ حدیث یاد کرنے کا شوق بچپن سے تھا اور حافظہ بھی بہت غیر معمولی تھا۔ چنانچہ درس میں جو احادیث سنتے تھے وہ ان کو مکمل طور پر زبانی یاد ہو جاتی تھیں۔ انھوں نے صرف ۹ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ ۱۵ سال کی عمر میں علم حدیث میں مہارت حاصل کر لی اور حدیث کی کئی کتابیں انھیں زبانی یاد ہو گئی تھیں۔

۱۶ سال کی عمر میں امام بخاری اپنی والدہ اور بھائی کے ساتھ حج کے لیے گئے۔ لیکن حج سے فراغت کے بعد وطن واپس جانے کے بجائے مکہ معظمہ میں قیام کر کے احادیث جمع کرنے کا فیصلہ کیا، چنانچہ احادیث کی تلاش و جستجو میں انھوں نے ۱۶ سال صرف کر دیے۔ مدینہ منورہ، بیت المقدس، قاہرہ، دمشق، کوفہ، بغداد و بصرہ اور نیشاپور تمام مراکز علم حدیث کا دورہ کیا۔ ایک ایک راوی کو خوب پرکھا۔ اس کے حالات معلوم کیے اور صحت کے بارے میں پوری طرح تحقیق و اطمینان کر کے کثیر تعداد میں احادیث جمع کیں۔

صحابۂ کرام احادیث روایت کرنے میں بہت احتیاط برتتے تھے۔ خلفائے راشدین حدیث کی صحت کا پورا ثبوت ملنے کے بعد ہی اسے قبول کرتے تھے اور حضرت عمرؓ راویوں کو پرکھنے پر بھی بہت زور دیتے تھے۔ بعض صحابہ آنحضرتؐ کے ارشادات کو لکھ لیا کرتے تھے اور صحابۂ کرام سے سنی ہوئی احادیث تابعین بھی قلم بند کر لیتے تھے۔ لیکن صحابۂ کرام عموماً احادیث زبانی ہی یاد کر لیتے تھے اور عہد صحابہ و تابعین میں علم حدیث کی اشاعت کے لیے زبانی روایات سے کام لیا جاتا رہا۔ اس طریق اشاعت کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں میں جب انتشار پیدا ہوا اور فتنہ و فساد پھیلا تو فتنہ پسند اپنے دعوے کو حق بجانب ثابت کرنے کے لیے کوئی حدیث تلاش کرنے لگے اور جب اس میں ناکامی ہوئی تو اپنی طرف سے حدیثیں گھڑنی شروع کر دیں۔ اس سے بڑی خرابی پیدا ہو گئی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے عہد میں جمع و تدوین حدیث پر پوری توجہ کی گئی اور تلاش و تحقیق سے کام لیا جانے لگا تو موضوع احادیث کو خارج کر کے صحیح احادیث کو جمع اور مرتب کرنے کا کام شروع کیا گیا۔ رفتہ رفتہ صحاح ستہ کی تدوین عمل میں آئی جن میں صحیح بخاری سرفہرست ہے۔

اسحاق بن راہویہ کی مجلس میں شریک ہونے والے بعض علما کی گفتگو سے امام بخاری کو صحیح ترین احادیث مرتب کرنے کا خیال پیدا ہوا تھا۔ ان کو چھ لاکھ احادیث یاد تھیں جن میں سے چند ہزار صحیح ترین احادیث کا انتخاب کر کے ایک مجموعہ مرتب کیا جس کا پورا نام "الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ وسننہ وایامہ" ہے اور جو صحیح بخاری کے مختصر نام سے مشہور ہے۔ امام بخاری کا معیار انتخاب بہت سخت تھا۔ انھوں نے حدیث منتخب کرتے ہیں اس امر کو ملحوظ رکھا کہ راویوں کا سلسلہ حدیث بیان کرنے والے سے لے کر حضور نبی کریمؐ تک بلاشک وشبہ ملا ہوا ہو اور حدیث بیان کرنے والے صحابی کا حضورؐ سے ملنا ثابت ہو۔ اس طرح منتخب کی ہوئی احادیث کو انھوں نے موضوعات کے اعتبار سے مختلف ابواب کے تحت قلم بند کیا۔ اس سلسلہ میں امام بخاری کا ایک بڑا کارنامہ یہ بھی ہے کہ انھوں نے اسماء الرجال کا فن ایجاد کیا۔ یعنی ان تمام لوگوں کے حالات کو پوری طرح تحقیق اور چھان بین کے بعد قلم بند کیا جنھوں نے احادیث بیان کی تھیں اور پھر ان حالات کو ترتیب کے ساتھ یکجا کر دیا تاکہ احادیث کی صحت کے بارے میں شک وشبہ کی گنجائش نہ رہے۔

امام بخاری تدوین حدیث کے زمانے میں روزے رکھتے، باوضو ہو کر حدیثیں نقل کرنے اور دو نفل ادا کر کے باب کا آغاز کرتے تھے۔ انھوں نے بیت اللہ میں پہلا مسودہ لکھا اور جب وہ مکمل ہو گیا تو مدینہ منورہ میں روضۂ مبارک اور منبرِ رسولؐ کے درمیان بیٹھ کر اس کو دوبارہ لکھا۔ اپنے اس مجموعہ کو اس زمانے کے ممتاز علما و محدثین کے سامنے تصدیق کے لیے پیش کیا، جنھوں نے بہت غور و فکر اور تحقیق کے بعد اس کی تصدیق کی اور اسے ایک عظیم الشان دینی و علمی کارنامہ قرار دیا۔ صحیح بخاری کے علاوہ امام بخاری نے سولہ، سترہ اور تصانیف بھی چھوڑی ہیں۔

برِعظیم پاک و ہند کے مسلمان علم حدیث کو فروغ دینے میں ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں۔ اسلامی حکومت کے ابتدائی دور میں ہی دیبل، منصورہ اور قصدار علم حدیث کے مرکز بن گئے تھے۔ پھر لاہور، دہلی اور دوسرے مراکز نے بڑی شہرت حاصل کی اور حسن الصغانی لاہوری، علی متقی برہانپوری، شاہ ولی اللہ اور عبدالحق دہلوی جیسے نامور محدث پیدا ہوئے۔ اپنے دورِ زوال میں بھی یہاں کے مسلمان حدیث کی تعلیم و اشاعت میں دنیا بھر کے مسلمانوں سے آگے رہے اور توقع ہے کہ ہند اور پاکستان کے مسلمان اپنی قابلِ فخر دینی روایات کو ہمیشہ قائم رکھیں گے۔

(رزاقی)